سُوۡرَۃُ النِّسَاء کی تفسیر Lesson 15: An-Nisa (Ayaat 163 - 176): Day 49

لَنۡ یَّسۡتَنۡکِفَ الۡمَسِیۡحُ اَنۡ یَّکُوۡنَ عَبۡدًا لِّلّٰہِ وَلَا الۡمَلٰٓئِکَۃُ الۡمُقَرَّبُوۡنَ ؕ وَمَنۡ یَّسۡتَنۡکِفۡ عَنۡ عِبَادَتِہٖ وَیَسۡتَکۡبِرۡ فَسَیَحۡشُرُہُمۡ اِلَیۡہِ جَمِیۡعًا ﴿۱۷۲﴾ مسیح اس بات سے عار نہیں رکھتے کہ خدا کے بندے ہوں اور نہ مقرب فرشتے (عار رکھتے ہیں) اور جو شخص خدا کا بندہ ہونے کو موجب عار سمجھے اور سرکشی کرے تو خدا سب کو اپنے پاس جمع کر لے گا (۱۷۲)

یَّسۡتَنۡکِفَ : ن ک ف، اس کا روٹ ہے۔ اس کے معنی ہیں۔ ناک منہ چڑھانا۔ یعنی شرم محسوس کرنا، یا بے زاری، یعنی عیسیٰؑ یا فرشتوں کو تو اللہ کی مخلوق ہونے میں کوئی Embarrassment نہیں ہوتی۔ کیونکہ اُن کے اندر عاجزی ہے۔ عیسیٰؑ تو اپنے آپ کو اللہ کا بندہ کہتے ہیں، فرشتے بھی اپنے آپ کو اللہ کی مخلوق مانتے ہیں۔

عیسائی عیسیٰؑ کو اللہ کا بیٹا سمجھتے ہیں اور مشرکین فرشتوں کو اللہ کی بیٹیاں کہتے تھے۔ یہاں یہ واضع کر دیا گیا کہ تم جن کی عبادت کرتے ہو وہ خود اللہ کی عبادت کرتے ہیں۔ جس سے ثابت ہو گیا کہ جنہیں تم پوجتے ہو وہ خود اللہ کو پوجتے ہیں، پھر ان کی پوجا کیسی؟

بندہ وہ جو اللہ کی عبادت کرے۔ اللہ کی بات مانے۔ اللہ کے سامنے جھکے۔

اَشۡهَدُ اَن لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَ اَشۡهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبۡدُہٗ وَ رَسُوۡلُہٗ

رسول اللہ کے بندے ہیں۔ ہر رسول اور نبی اللہ کا بندہ ہے۔ لوگ نبیوں کی شان کو کم کر دیتے ہیں یا بہت بڑھا دیتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اسی بات کو یہاں غلو کہا ہے۔ کیا آج اُمّتِ مسلمہ بھی غلو کا شکار ہے؟ عیسائیوں نے عیسیٰؑ کی شان کو بڑھا کر اللہ کا بیٹا مان لیا۔

اللہ کے نبیؐ نے فرمایا؛ میری شان اتنی نہ بڑھانا جتنی نصاریٰ نے ابن مریمؑ کی بڑھا دی۔ بے شک میں تو اللہ کا بندہ ہوں۔ پس کہو کہ اللہ کا بندہ اور رسولؐ۔ (بخاری)

عربی زبان میں قیمت کے بڑھ جانے کو غلا کہتے ہیں۔

مسند احمد کی روایت ہے۔ انس بن مالکؓ روایت کرتے ہیں۔ ایک شخص اللہ کے نبیؐ کے پاس آیا۔

اُس نے آ کر کہا یا محمد ﷺ یا سیدنا وابن سیدنا و خیرنا وابن خیرنا، (یعنی خوب تعریفیں کیں)۔ "اے اللہ کے رسولؐ آپ ہمارے سردار ہیں"۔ آپؐ نے فرمایا: "سردار تو اللہ تبارک وتعالیٰ ہے"۔ اُس نے پھر عرض کیا: "آپ ہم میں سب سے افضل اور سب سے زیادہ داد و دہش کرنے والے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا: قولوا بقولكم أو بعض قولكم ، ولا يستجرينّكم الشيطان۔

"یہ باتیں کہو یا ان میں سے کچھ چھوڑ دو، لیکن ہوشیار رہنا، کہیں شیطان تمھیں بہکا نہ دے۔"

اور آنحضرت ﷺ نے انھیں شیطان کے بہکاوے سے ہوشیار کرتے ہوئے یہ بھی فرمایا تھا:

إني لاأريد أن ترفعوني فوق منزلتي التي أنزلنيها اللّٰه تبارك وتعالیٰ۔

میں نہیں چاہتا کہ تم لوگ مجھے میرے اس مقام سے اوپر اٹھا دو جس پر اللہ تعالیٰ نے مجھے رکھا ہے۔

اللہ کے نبیؐ نے بجائے خوش ہونے کے یہ فرمایا کہ وہ اللہ کے بندے اور رسولؐ ہیں۔ ہم آج کل اپنے میلادوں اور نعتوں میں کیا کچھ کہتے ہیں؟

بعض لوگ تو اس قسم کی شاعری کہتے اور گا گا کر پڑھتے ہیں کہ نعوذ باللہ شرک میں آجاتی ہے۔

مسکراؤ سبھی آ گئے ہیں نبی غم کے مارو تمہاری خوشی کیلئے

ہلکے ہلکے جو دل میں سرور آئے ہیں بزم میں میرے آقا ضرور آئے ہیں (نعوذ باللہ)

اور کچھ کہتے ہیں؛

خدا جو پکڑے تو چھڑائے محمد۔ محمد کے پکڑے کو چھڑا کوئی نہیں سکتا۔ (نعوذ باللہ)

کچھ لوگ دف بجا بجا کر کئی کئی گھنٹے نعتیں گاتے ہیں۔ اور سمجھتے ہیں کہ اِسی طرح اُن کی بخشش ہو جائے گی۔ کیا یہ غلو نہیں ہے؟ اُمّتِ مسلمہ آج کس کام پر لگ گئی ہے؟ یہاں آج ہم نبیؐ کی ذات پر غلو کی بات کر رہے ہیں۔ قرآن پاک میں آگے جا کر مزید اس پر بات ہو گی۔

چونکہ اس دنیا میں شرک کی بنیاد شخصیت پرستی اور قبر پرستی سے شروع ہوئی ہے اور اس دنیا میں بہت سی قومیں اللہ کی لعنت کی مستحق اسی وجہ سے ٹھہریں، اسلئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنی زندگی میں برابر امت کو اس سے متنبہ کرتے رہے، چنانچہ آپ نے فرمایا: **اللہ کی لعنت ہو یہود پر کہ انہوں نے اپنے نبیوں کی قبر کو مسجدیں بنالیا تھا۔** البخاري:437الصلاة، مسلم:530

نبی صلی اللہ علیہ وسلم یہ بھی فرمایا••••• دھیان دینا تم سے پہلے جو لوگ تھے انہوں نے اپنے نبیوں اور ولیوں کی قبروں کو مسجد بنالیا تھا، تم قبروں کو مسجد نہ بنانا، میں تمھیں اس سے منع کر رہا ہوں۔ مسلم:532المساجد،الطبراني الكبير:1686

ایک موقع پر اللہ کے رسول ﷺ نے صحابہ کرامؓ کو متنبہ کرتے ہوئے فرمایا:

لاتطرونی کما أطرت النصاری ابن مریم ، فإنما أنا عبد، فقولوا عبدالله ورسوله۔

”میرے بارے میں اس طرح مبالغہ سے کام نہ لو جس طرح عیسائیوں نے حضرت عیسیٰ بن مریم کے بارے میں انتہائی مبالغہ کیا۔ میں بندہ ہوں، مجھے اللہ کا بندہ اور اس کا رسول کہو۔“

کیا ہم جو آج کر رہے ہیں یہ اللہ کے نبیؐ کے سامنے ہوتا تو وہ ناراض نہ ہوتے؟

لوگ آج کئی کئی لاکھ کے پوسٹر اور بورڈز بنوا کر اُن پر جشن عید میلاد النبی لکھواتے ہیں۔

ہم لوگوں کے دیئے ہوئے چندے کیسے اور کہاں خرچ کرتے ہیں۔ پہلے جھنڈیوں اور پوسٹر پر خرچے پھر کھانے پر۔ کیا اللہ کے نبیؐ ہمیں یہ دین سکھا کر گئے تھے؟

ہمیں اپنے سب مسلمان بہن بھائیوں سے خیر خواہی کرنی ہے۔ اللہ کا پیغام صحیح سب تک پہنچانا ہے۔

جب لوگ اَصل دین کی پیروی نہیں کرتے تو دھیان بے کار چیزوں کی طرف چلا جاتا ہے۔ ہم دین میں بھی شارٹ کٹ ڈھونڈتے ہیں کہ بس یہ کر لیں اور بخشش ہو جائے۔

جب کبھی ایسی محفلوں میں جانے کا اتفاق ہوتا ہے تاکہ وہاں بھی کوئی دین کی بات کر سکیں تو وہ گھنٹوں نعتیں پڑھتے ہیں اور پھر کہتے ہیں جلدی سے جاؤ فٹافٹ نماز پڑھ کر آؤ۔ اور ہم سے کہا جاتا ہے کہ عقیدے پر کوئی بات نہ کرنا۔

دین کو اُس کی اصل حالت میں رکھیں۔ انسان کس کس چیز میں غلو کرتا ہے؟

سب سے پہلے اللہ کی ذات میں غلو (یعنی کمی بیشی) مثال کھانے بناتے ہوئے نمک بہت زیادہ کر دیا یا بہت کم، اللہ کی ذات میں غلو ایسے کہ کوئی کہے اللہ بہت رحیم ہے گناہ کرتے جاؤ وہ بخش دے گا۔

یا اللہ تو قہار ہے، ہم نے آگ میں ہی جانا ہے تو یہاں تو اپنی مرضی کر لیں۔

اللہ کی ذات یا صفّات میں غلو نہ کریں۔

نبیؐ کے بارے میں غلو کرنا۔ آپ کبھی دیکھیں کہ خواتین نبیؐ کی قبر پر جا کر کیا کچھ کرتی ہیں۔ نصاریٰ نے عیسیٰؑ کی سالگرہ 25 دسمبر کو منائی۔ مسلمانوں نے 12 ربیع الاوّل کو نبیؐ کی سالگرہ منانی شروع کر دی۔ نہ تو 25 دسمبر والی تاریخ صحیح ہے اور نہ نبیؐ کی پیدائش 12 ربیع الاوّل کو ہوئی تھی۔

نورالقران ویب سائٹ سے اس موضوع پر لیکچرز سُن لیں۔

پھر کچھ لوگ کہتے ہیں کہ اللہ کے نبیؐ نور کا حصّہ نور تھے۔ اگر عیسیٰؑ کے لئے یہ بات صحیح نہیں تھی۔ تو اللہ کے نبیؐ کے لئے کیسے صحیح ہو سکتی ہے؟

اللہ کے نبیؐ کو عالم الغیب اور مشکل کشا سمجھنا۔ اللہ کے نبیؐ کا درجہ اتنا بڑھا دینا کہ اللہ کے برابر کر دینا۔ یہ سب شرک اور غلو ہے۔

کچھ لوگ کہتے ہیں۔ شاہِ مدینہ سارے نبی تیرے دَر کے سوالی۔ (نعوذ باللہ)

سب اللہ کے دَر کے سوالی ہیں۔ اللہ ہی مشکل کشا اور غیب کا علم جاننے والا ہے۔ اسی سورت میں اللہ نے فرمایا ہے کہ اے نبی آپؐ خیانت کرنے والوں کے حمایتی نہ بن کر آئیں۔ تو کیا اللہ سے کچھ چھپایا جا سکتا ہے؟ کبھی آپ نے سوچا کہ لوگ جھوم جھوم کر جو کچھ گا رہے ہوتے ہیں وہ شرکیہ کلام ہے؟ کبھی غور کیا ہے؟ "مگر تو خدا سے جُدا بھی نہیں ہے۔" اور "کعبے سے بڑھ کر میٹھے نبی کا روزہ"

نعت پڑھی جاتی ہے گائی نہیں جاتی۔

کچھ لوگ کہتے ہیں کہ اللہ کے نبیؐ نے حسّان بن ثابت سے شاعری سُنی تھی۔ آپ خود سوچیں کہاں وہ پاکیزہ کلام اور کہاں انڈین گانوں کی دُھنوں پر شرکیہ کلام۔ کیا شادی والے گھر جیسا ماحول نہیں ہوتا ایسی محفلوں میں؟

صحابہ کرامؓ نے یہ سب کیا تھا؟ اگر وہ یہ سب کرتے تو کیا بدر اور اُحد کی جنگیں لڑتے؟ گھر بیٹھ کر بس نعتیں پڑھ لیتے؟

صحابہ کرامؓ کی ذات میں غلو۔ صحابہ کرامؓ پر تنقید کرنا۔ اُن کی خامیاں بیان کرنا۔ ایک فرقہ گالیاں دیتا ہے اور ایک فرقہ صحابہ کرامؓ کو نبی کے برابر سمجھتا ہے۔ دونوں غلط ہیں۔ نبی کی شان کو اتنا بڑھا دیا کہ اللہ کے برابر کر دیا اور صحابہ کرامؓ کی ذات کو بڑھا کر نبی کے برابر کر دیا بھی غلو ہے۔

آئمہ کرامؒ کے ساتھ غلو۔ کچھ کو اتنا مانتے ہیں کہ حدیثِ رسولؐ کو پیچھے ڈال دیتے ہیں اور کچھ کو بالکل نہیں مانتے۔

عقیدے میں غلو کرتے ہیں۔ عمل میں غلو کرتے ہیں۔ ذِکر اذکار میں غلو۔ اپنی مرضی کی تسبیحات کرتے ہیں۔ اپنے طریقے سے کرتے ہیں کبھی پانی میں بھگو کر اور کبھی اندھیرا کر کے۔ کبھی چلّے کے نام پر۔ یہ سب کہاں سے لیا گیا ہے؟ کوئی دلیل نہیں ہے۔

ہم فرائض، سنتوں اور نوافل میں غلو کرتے ہیں کہ ہمیں اِن میں فرق ہی نہیں معلوم۔

عورتوں کو دین کی تعلیم حاصل نہ کرنے دیں کہ پَردے میں رہیں۔ غلو ہے۔

عیسیٰؑ کو اللہ کا بیٹا بنا دیا۔ اور رہبانیت۔ یعنی دُنیا ترک کر دی۔ شادی نہیں کرنی بس عبادت کرنی ہے۔ دُنیا سے کٹ کر رہنا۔ یہ سب غلو ہے۔

ہر وقت دُنیا کے پیچھے بھاگنا بھی غلو ہے۔ جب بھی غلو آئے گا دین کا حسن بگڑ جائے گا۔

اللہ تعالیٰ نے عیسیٰؑ کی مثال دے کر ہم سب کو اپنے اعمال بہتر بنانے کا حکم دیا ہے۔

۔۔۔۔وَمَنۡ يَّسۡتَنۡكِفۡ عَنۡ عِبَادَتِهٖ وَيَسۡتَكۡبِرۡ فَسَيَحۡشُرُهُمۡ اِلَيۡهِ جَمِيۡعًا ۔۔ اور جو شخص خدا کا بندہ ہونے کو موجب عار سمجھے اور سرکشی کرے تو خدا سب کو اپنے پاس جمع کر لے گا(۱۷۲)

عبادت سے عار کرنا کیا ہے؟ یہاں نماز پڑھوں؟ سب کے سامنے پڑھوں؟ آپ کو اللہ کے احکام پر عمل کرنے سے شرم نہیں آنی چاہیئے۔ اللہ اور رسولؐ کی اطاعت کرنے پر بالکل شرمندہ نہ ہوں۔

اپنے مسلمان ہونے پر شرمندہ نہ ہوں۔ کبھی اپنے آپ کو دوسروں سے کم تر نہ سمجھیں۔ اللہ کے بندے بننے پر فخر محسوس کریں۔

فَاَمَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَيُوَفِّيْهِمْ اُجُوْرَهُمْ وَ يَزِيْدُهُمْ مِّنْ فَضْلِهٖ ۚ وَاَمَّا الَّذِيْنَ اسْتَنْكَفُوْا وَاسْتَكْبَرُوْا فَيُعَذِّبُهُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا ۙ وَّلَا يَجِدُوْنَ لَهُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلِيًّا وَّلَا نَصِيْرًا ﴿۱۷۳﴾ تو جو لوگ ایمان لائے اور نیک کام کرتے رہے وہ ان کو ان کا پورا بدلا دے گا اور اپنے فضل سے کچھ زیادہ بھی عنایت کرے گا۔ اور جنہوں نے (بندوں ہونے سے) عار و انکار اور تکبر کیا ان کو تکلیف دینے والا عذاب دے گا۔ اور یہ لوگ خدا کے سوا اپنا حامی اور مددگار نہ پائیں گے (۱۷۳)

اللہ کو اپنے بندوں سے بے حد پیار ہے۔ جو اچھے کام کرے گا اللہ اُسے بہت کچھ عطا کرے گا۔۔ اللہ تمہارے ساتھ زیادتی نہیں کرے گا۔

لیکن جن لوگوں کو اللہ کا بندہ بننے پر شرم آتی ہے اُن کو عذاب ملے گا۔ سورت کے آخر میں ایک دفعہ پھر اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں؛

يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَآءَكُمْ بُرْهَانٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَاَنْزَلْنَآ اِلَيْكُمْ نُوْرًا مُّبِيْنًا ﴿۱۷۴﴾ لوگو تمہارے پروردگار کی طرف سے تمہارے پاس دلیل (روشن) آچکی ہے اور ہم نے (کفر اور ضلالت کا اندھیرا دور کرنے کو) تمہاری طرف چمکتا ہوا نور بھیج دیا ہے (۱۷۴)

سب لوگوں کو پکارا جا رہا ہے۔ سورت کے آغاز میں بھی سب لوگوں کو مخاطب کیا تھا۔ یہاں بھی تمام لوگوں سے خطاب ہے۔ تمہارے پاس واضح دلیل یعنی پیغمبر بھیجے گئے۔

بُرۡهَانٌ یہاں اس سے مُراد اللہ کے نبیؐ اور وہ ہیں اللہ کے دین کی دلیل۔ عمل کی دلیل۔ چلتا پھرتا قرآن بنے۔ دین پر عمل کرکے دِکھایا۔ پورے دلائل کرکے دِکھائے۔

وَاَنۡزَلۡنَاۤ اِلَيۡكُمۡ نُوۡرًا مُّبِيۡنًا: تمہاری طرف چمکتا ہوا نور نازل کیا یعنی قرآن۔ (کچھ لوگ اپنی مرضی سے اس کا ترجمہ کرتے ہیں کہ یہ نبی پاکؐ کو فرمایا گیا ہے۔ لیکن وہ نازل نہیں ہوئے تھے اس لئے یہ ترجمہ صحیح نہیں ہے۔) اللہ کے نبیؐ بُرھان تھے۔ نورِ ہدایت تھے۔ لیکن خود نور نہیں تھے خود انسان تھے۔

لیکن آج کچھ نعتوں میں لوگ لکھتے ہیں کہ وہ نورِ مجّسم تھے۔ یہ صحیح نہیں ہے۔ وہ انسان تھے۔ نور نہیں تھے۔ وہ اللہ کے نور سے نور نہیں تھے۔ اُن کا اخلاق اور عمل نور تھے وہ خود انسان تھے۔

فَاَمَّا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا بِاللّٰهِ وَاعۡتَصَمُوۡا بِهٖ فَسَيُدۡخِلُهُمۡ فِىۡ رَحۡمَةٍ مِّنۡهُ وَفَضۡلٍ ۙ وَّيَهۡدِيۡهِمۡ اِلَيۡهِ صِرَاطًا مُّسۡتَقِيۡمًا ؕ ﴿۱۷۵﴾ پس جو لوگ خدا پر ایمان لائے اور اس (کے دین کی رسی) کو مضبوط پکڑے رہے ان کو وہ اپنی رحمت اور فضل (کے بہشتوں) میں داخل کرے گا۔ اور اپنی طرف (پہنچنے کا) سیدھا رستہ دکھائے گا (۱۷۵)

اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ اللہ پر ایمان لائیں اور مضبوطی کے ساتھ اللہ کی کتاب کو تھام لیں ان پر اللہ اپنا رحم کرے گا، اپنا فضل ان پر نازل فرمائے گا، نعمتوں اور سرور والی جنت میں انہیں لے جائے گا، ان کے ثواب بڑھا دے گا، ان کے درجے بلند کردے گا اور انہیں اپنی طرف لے جانے والی سیدھی اور صاف راہ دکھائے گا، جو کہیں سے ٹیڑھی نہیں، کہیں سے تنگ نہیں۔ پس وہ مومن دنیا میں صراط مستقیم پر ہوتا ہے۔ راہ اسلام پر ہوتا ہے اور آخرت میں راہ جنت پر اور راہ سلامتی پر ہوتا ہے۔

رسول ؐ نے فرمایا کہ اللہ کی سیدھی راہ اور اللہ کی مضبوط رسی قرآن کریم ہے۔سنن ترمذي

اللہ کے نبیؐ کی اُمّت کی دو قسمیں ہیں۔ ایک وہ جنھوں نے اللہ کے نبیؐ کی دعوت قبول کرلی۔ یہ اُمتِ اجابت ہیں۔ وہ جنھوں نے اللہ کے نبیؐ کی دعوت پر لبیک کہا۔ سب مسلمان

دوسرے وہ جنہیں دعوت دی گئی لیکن قبول نہ کی۔ پوری دنیا اللہ کے نبی کی اُمّت ہیں یعنی اُمّت دعوت۔ سب کو اللہ کے نبیؐ کے دین کی دعوت دی گئی۔

آج سب مسلمان اُمتِ اجابت ہیں۔ اور باقی سب دُنیا اُمّتِ دعوت ہیں۔

ہم سب کا کام بنتا ہے کہ ہم سب کو اللہ کے دین کی دعوت دیں۔ اللہ کے نبیؐ کا پیغام اُن تک پہنچادیں۔

جنھوں نے دعوت قبول کرلی تو چار کام ہونگے؛

1. پس جو لوگ خدا پر ایمان لائے
2. اور اس (کے دین کی رسی) کو مضبوط پکڑے رہے (نیک اعمال کرتے رہے۔)
3. ان کو وہ اپنی رحمت اور فضل (کے بہشتوں) میں داخل کرے گا۔ (دیدار الٰہی بھی فضل ہے۔)
4. اور اپنی طرف (پہنچنے کا) سیدھا رستہ دکھائے گا۔ (جنّت میں جانے کے بعد صراطِ مستقیم کا ذِکر آیا ہے۔ جس کو فضل اور جنّت یاد رہے گی اُسے اللہ کے راستے پر چلنا آسان لگے گا)۔

يَسۡتَفۡتُوۡنَكَ ؕ قُلِ اللّٰهُ يُفۡتِيۡكُمۡ فِى الۡـكَلٰلَةِ‌ ؕ اِنِ امۡرُؤٌا هَلَكَ لَـيۡسَ لَهٗ وَلَدٌ وَّلَهٗۤ اُخۡتٌ فَلَهَا نِصۡفُ مَا تَرَكَ‌ ۚ وَهُوَ يَرِثُهَاۤ اِنۡ لَّمۡ يَكُنۡ لَّهَا وَلَدٌ‌ ؕ فَاِنۡ كَانَـتَا اثۡنَتَيۡنِ فَلَهُمَا الثُّلُثٰنِ مِمَّا تَرَكَ‌ ؕ وَاِنۡ كَانُوۡۤا

اِخۡوَةً رِّجَالًا وَّنِسَآءً فَلِلذَّكَرِ مِثۡلُ حَظِّ الۡاُنۡثَيَيۡنِ ؕ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَـكُمۡ اَنۡ تَضِلُّوۡا ؕ وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَىۡءٍ عَلِيۡمٌ

﴿۱۷۶﴾

(اے پیغمبر) لوگ تم سے (کلالہ کے بارے میں) حکم (خدا) دریافت کرتے ہیں کہہ دو کہ خدا کلالہ بارے میں یہ حکم دیتا ہے کہ اگر کوئی ایسا مرد مر جائے جس کے اولاد نہ ہو (اور نہ ماں باپ) اور اس کے بہن ہو تو اس کو بھائی کے ترکے میں سے آدھا حصہ ملے گا۔ اور اگر بہن مر جائے اور اس کے اولاد نہ ہو تو اس کے تمام مال کا وارث بھائی ہو گا اور اگر (مرنے والے بھائی کی) دو بہنیں ہوں تو دونوں کو بھائی کے ترکے میں سے دو تہائی۔ اور اگر بھائی اور بہن یعنی مرد اور عورتیں ملے جلے وارث ہوں تو مرد کا حصہ دو عورتوں کے برابر ہے۔ (یہ احکام) خدا تم سے اس لئے بیان فرماتا ہے کہ بھٹکتے نہ پھرو۔ اور خدا ہر چیز سے واقف ہے (۱۷۶)

ہم نے پیچھے قانونِ وارثت پڑھا تھا کہ کلالہ مرد یا عورت یعنی جس کے والدین بھی نہ ہوں اور اولاد بھی نہ ہو تو اُس کی وراثت کیسے تقسیم ہو گی۔ یہاں اُس حکم کی مزید تفصیل ہے۔ یہ تفصیلات ہمیں احادیثِ رسولؐ سے ملتی ہے۔

" جس کے اولاد نہ ہو (اور نہ ماں باپ) اور اس کی بہن ہو تو اس کو بھائی کے ترکے میں سے آدھا حصہ ملے گا"

اگر بہن مر جائے اور پیچھے بھائی ہے تو "اور اگر بہن مر جائے اور اس کے اولاد نہ ہو تو اس کے تمام مال کا وارث بھائی ہو گا"

لیکن اگر بہن بھائی زیادہ ہیں تو " اور اگر (مرنے والے بھائی کی) دو بہنیں ہوں تو دونوں کو بھائی کے ترکے میں سے دو تہائی۔ اور اگر بھائی اور بہن یعنی مرد اور عورتیں ملے جلے وارث ہوں تو مرد کا حصہ دو عورتوں کے برابر ہے۔"

"۔۔(یہ احکام) خدا تم سے اس لئے بیان فرماتا ہے کہ بھٹکتے نہ پھرو۔ اور خدا ہر چیز سے واقف ہے۔۔

اگر سگے بہن بھائی ہیں تو اُس کے احکام پیچھے بھی آچکے ہیں۔ یہاں ماں باپ کی طرف سے بہن بھائیوں کا بھی ذِکر ہے۔

قران پاک کو سات منزلوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔ آج آپ نے قرآن پاک کی پہلی منزل مکمل کرلی۔ الحمدُللہ

اللہ سے دعا کرتے ہیں کہ اللہ ہمارے ذہن کھول دے۔ جو کچھ پڑھا، سُنا اور سیکھا اُس پر عمل کرنے کی توفیق دے۔ آمین۔